غزل

پروفیسر خالد شبیر احمد

سینے سے لگا رکھی ہے تصویر پرانی
ہے اب بھی میری آنکھ میں تعمیر پرانی

پھیلا ہے میرے ذہن پہ ماضی کا اجالا
رکھی ہے میرے سامنے تصویر پرانی

یہ عالمِ نَو تیرا ہے ہو تجھ کو مبارک
مرکز ہے میری زیست کا توقیر پرانی

دنیا کے دساتیر کی بنیاد وہ خطبہ
ہے زندۂ جاوید وہ تقریر پرانی

خوں میرے عدو کا ہے عیاں جس کی جبیں سے
ہے میرا اثاثہ میری شمشیر پرانی

ملنے لگے ہر ایک کو انصاف کی دولت
گر اب بھی ہلا دے کوئی زنجیر پرانی

کاوش ہے صدا عظمتِ انسان کا زینہ
پھر کیسے کہیں ہوتی ہے تقدیر پرانی

جو دل سے لکھا ہے سدا زندہ رہے گا
ہو گی نہ کبھی درد کی تحریر پرانی

خالدؔ میرے اطوار میں ماضی کی جھلک ہے
ہے میرا بھرم میری ہی توقیر پرانی